

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مجلد

۲۰۰۰، ۲۰۰۱ء مطابق ۱۴۲۱ھ

بنام ادب

منجانب

جمعیت حکیمان (دہلی) رجسٹرڈ، کراچی

باسمہ تعالیٰ

ملن

مجلس ادارت

محمد عماد شکیل.....مدیر و نگران اعلیٰ

معاونین

معراج الدین

ندیم احمد قریشی

محمد عمران شاہد

بزم ادب

ہمیت حکیمان (دہلی) رجسٹرڈ، کراچی۔

فہرست مشتملات

شاملہ عمران	مغربی تہذیب کی یلغار	جناب محمد تقی	پیغام
ندا امتاب	الیہ	محمد عماد ٹکلیل	اداریہ
نورین اختر	ہم نہ ہوتے تو یا ہوتا	-	اراکین کابینہ
متفرق	ہنا منع ہے	معراج الدین	خطبہ صدارت
متفرق	معاونین تحائف	ندیم احمد قریشی	جائزہ
انوار احمد قریشی	گو شوارہ	-	استقبالیہ کمیٹی
منتظمین	فہرست برائے معاونین	-	نکس بزم
	ٹیلیفون ڈائریکٹری	شاملہ عمران	جینز یا معاشرتی دباؤ
ندا امتاب	نظمیں	زاہدہ ٹکلیل	آج کا مسلمان
محمد عماد ٹکلیل	پاکستانی ویب سائٹس	ڈاکٹر عبدالباسط	ذیابطس اور اس سے بچنے کے زریں اصول
آصفیہ کرن	سزیاں ہماری معالج	افشین اختر	اقوال زریں
قرۃ العین عامر	نماز نہ پڑھنے کی پندرہ سزائیں	محمد عمیر شاہد	اچھی باتیں
	حیوانوں کے دماغ کنٹرول کرنے کے تجربات	رضوان فیاض	انسان اور مسائل
		ندیم احمد قریشی	پانی سے علاج

پیغام

میں بزم ادب کی انتظامیہ کا مشکور ہوں کہ وہ ہر سال بزم ادب کے موقع پر اپنے جلد ”ملن“ کے ذریعہ مجھے افراد برادری سے مخاطب ہونے کا موقع فراہم کرتے ہیں جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ بزم ادب کا قیام ۱۹۲۳ء میں جناب محمد دین خلیقی (مرحوم) کے مبارک ہاتھوں سے عمل میں آیا۔ جس طرح جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی کا ایک شاندار ماضی ہے اس طرح بزم ادب کی بھی اپنی تاریخ ہے اور اس بزم نے مختلف ادوار میں ترقی کی منازل طے کئے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں اور نونماوں کو اس تاریخ سے آگاہ کریں۔ یاد رکھئے جو قومیں اپنے ماضی سے رشتہ منقطع کر لیتی ہیں وہ ختم ہو جاتی ہیں۔ ہماری برادری کو پاکستان ہجرت کئے ہوئے نصف صدی سے کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا، مختلف اوقات میں ہم نے افراد برادری کی آگاہی کیلئے مضامین شائع کئے جن میں بتایا گیا کہ ہم کون ہیں اور ہمارے اسلاف نے کیا کارنامے انجام دیئے نئی نسل کی اطلاع کیلئے ان مضامین کی تجدید ضروری ہے جن میں مختلف خاندانوں کے شجرے اور بزرگوں کے حالات درج ہیں۔ لہذا میں اپیل کرتا ہوں کہ جن افراد برادری کے پاس ایسی دستاویزات یا فوٹو گراف موجود ہیں تو نیاز مند تک پہنچادیں۔ جو ورثہ ہمیں بزرگوں سے ملا ہے۔ وہ ہے برادری میں مناکحت۔ یہ برادری کی اساس ہے جس پر برادری حوادث زمانہ کے باوجود قائم و دائم ہے اور انشاء اللہ قائم رہے گی۔ ہمیں اس اساس کو قائم رکھنا چاہئے۔ اب ہم اکیسویں صدی میں داخل ہو رہے ہیں اور ہر طرف Information Tech-nology کا دور دورہ ہے۔ اس لئے ہماری برادری کی از سر نو مردم شماری ہونی چاہئے۔ نہ صرف Telephone Directory بلکہ افراد برادری کے کوائف بھی ہمارے پاس درج ہونے چاہئیں۔ دنیا نے سکر کر ایک Global Village کی شکل اختیار کر لی ہے۔ دیگر ممالک مثلاً امریکہ، برطانیہ، سعودیہ، اب میں آباد افراد برادری کے کوائف ہمارے پاس ہونے چاہئیں۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ ملک سے باہر رہتے ہوئے بھی افراد برادری مناکحت برادری ہی میں کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں پیش رفت کی از حد ضرورت ہے۔

جو بڑھ کر اٹھالے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے
آخر میں مین کارکنان بزم ادب اور افراد برادری کی خدمت میں عید الفطر کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

محمد تقی

صدر، جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی

اداریہ

السلام علیکم!

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم اس مجلہ ملن کی تکمیل میں پورے اترے۔ میں مجلس ادارت میں ”مجلہ ملن“ کی جانب سے جملہ افراد جمعیت کو عید کے اس پر مسرت موقع پر دلی عید مبارک پیش کرتا ہوں اور خداوند تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ہم سب کو ہزاروں عید کی خوشیاں دیکھنا نصیب فرمائے۔ (آمین)

ہم ان تمام اداروں کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اشتہارات کی صورت میں ہمارے ساتھ مالی تعاون کیا ہے۔ ان کی معاونت ہمارے لئے قابل قدر ہے۔ انہوں نے درحقیقت ہماری حوصلہ افزائی کی ہے جس کے باعث ہم اس علمی منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہوئے۔

ہم خدائے بزرگ و برتر کے شکر گزار ہیں کہ اس کے کرم و مہربانی کی بدولت ہم یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہوئے۔ اس روایت کے پیش نظر ہم ان تمام معاونین کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں جو اس مجلہ ملن کی تیاری میں کسی نہ کسی طرح معاون ثابت ہوئے۔ مجلہ ملن کے سلسلے میں جن افراد نے میرے ساتھ معاونت کی ان میں:

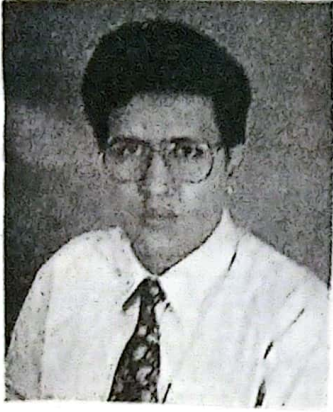
جناب محمد عمران شاہد صاحب، جناب معراج الدین صاحب،
جناب ندیم احمد قریشی،

کا بے حد تہ دل سے شکر گزار ہوں جن کے علمی و عملی تعاون و رہنمائی کے بغیر اس مجلہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانا دشوار تھا۔ میں تہ دل سے اپنے عزیز اور مجلہ ملن کے تمام معاونین اور اراکین مجلس منظمہ بزم ادب اور تمام اہل قلم خواتین و حضرات و مشہورین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن کا پر خلوص و پر شفقت تعاون مجھے ہر مرحلے میں حاصل رہا۔ مجلہ ملن کی تیاری میں قدم بہ قدم ان کی رہنمائی نے میرے لئے مشعل راہ کا کام انجام دیا اور میں اپنی منزل کے حصول میں کامیاب ہوا اور میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری برادری جمعیت حکیمان (دہلی) آئندہ بھی ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کرے گی اور انشاء اللہ ہم آئندہ بھی آپ کی امیدوں پر پورا اترنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

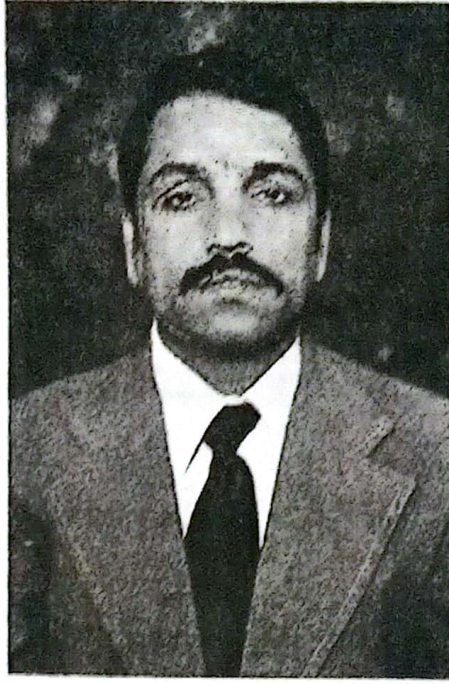
والسلام

محمد عماد شکیل

مدیر و نگران اعلیٰ، بزم ادب کراچی۔



سلمان معین نائب صدر



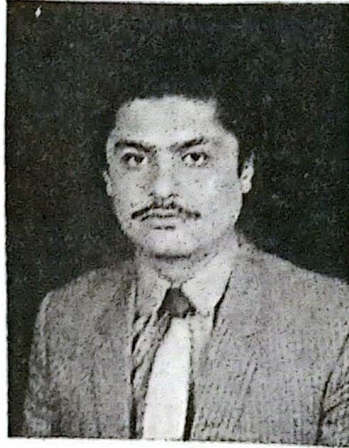
معراج الدین صدر



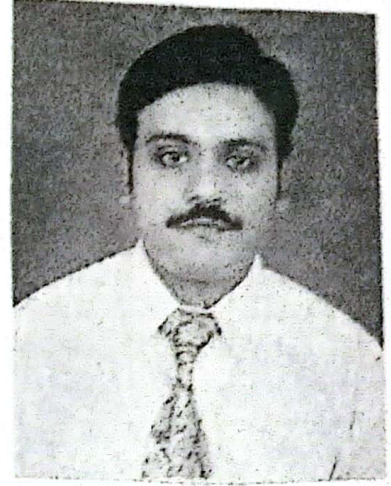
ندیم قریشی جنرل سیکریٹری



عمران شاہد پروگرام سیکریٹری



انوار احمد قریشی فنانس سیکریٹری

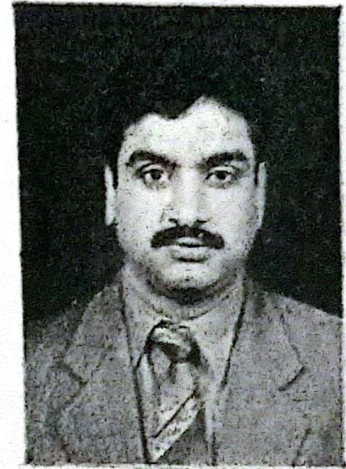


سلیم شہزاد جوائنٹ سیکریٹری



عماد شلیل لٹریچر سیکریٹری

شعیب عزیز پروپیگنڈہ سیکریٹری



عمران ممتاز سوشل سیکریٹری

خطبہ صدارت

میں اپنے اس خطبہ صدارت میں سب سے پہلے اپنی اور اپنی تمام مجلس تنظیم کی طرف سے آپ سب خواتین و حضرات کو سچے دل سے عید مبارک پیش کرتا ہوں اور خداوند تعالیٰ سے دعا گو ہو کہ ایسی ہزاروں پر مسرت اور خوشیوں کے مواقع آئندہ عیدوں میں دیکھنا نصیب فرمائے۔ آمین۔ اور عید کی اس پر مسرت خوشیوں میں ان تمام لوگوں کیلئے بھی دعا گو ہوں جو ہم میں موجود نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کو جنت فردوس عطا فرمائے۔ (آمین)

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی مجھے بحیثیت صدر بزم ادب منتخب کیا گیا لہذا میں ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے مجھے یہ نادر موقع فراہم کیا گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی بزم ادب کی محفل سجائی جا چکی ہے۔ بزم ادب صرف درشہ ہی نہیں بلکہ برادری کا ایک پلیٹ فارم تہذیب ثقافت کی علامت ہے جہاں پر لوگوں کو ایک جگہ یکجا ہونے کا موقع ملتا ہے۔ تاکہ تمام افراد جمعیت آپس میں خلوص دل اور محبت سے ایک دوسرے سے مل سکیں۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی ملتے رہیں گے۔ ہم اتنے قلیل وقت میں ہزاروں افراد جمعیت سے مل لیتے ہیں جس کا تصور کراچی جیسے بڑے شہر میں کرنا محال ہے۔

بزم ادب کے انعقاد کیلئے سب سے بڑا مسئلہ مالی تعاون کی دستیابی اور اشاعت مجلہ ہوتا ہے جس کو میرے رفقاء کار نے بڑی فراخ دلی اور جذبہ قومی یکجہتی سے قبول کیا اور اپنی تمام تر وسائل اور اہلیت کو استعمال کرتے ہوئے سرانجام دیا اور میں خاص طور پر پیران شاہد کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے اس بزم ادب کو خوشیوں کے رنگ سے بھرنے میں اور مجلہ کی اشاعت میں بھرپور مالی تعاون کیا اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔

اس بزم ادب کے حوالے سے یہ بات کرنا لازم سمجھتا ہوں کہ ہم بچوں کا پروگرام ترتیب دینے کے لئے بچوں کو بدعو کرتے ہیں تو ان میں سے اکثر قرأت و نعت اور دوسری چیزوں میں شوق رکھتے ہیں۔ یہ دیکھ کر میرا اور تمام افراد جمعیت کا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے۔

آج اس پروگرام کا اپنے قومی ہال میں نہ ہونا باعث دکھ و رنج ہے کہ حکیمان جمعیت دہلی کا اپنا قومی ہال

ہونے کے باوجود اس بزم ادب کا انعقاد کہیں دوسری جگہ کیا جاتا ہے۔

آئیے ہم سب مل کر اللہ کہ حضور دعا کریں کہ ہمیں اپنے تمام پروگرام اپنے قومی ہال میں کرنے کے مواقع میسر آسکیں۔ (آمین) اس کے ساتھ میں گولڈن گارڈن کی انتظامیہ کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے ہمارے ساتھ بھر پور تعاون کیا۔

اس مجلہ کی اشاعت کیلئے مطلوب مالی وسائل کی فراہمی میں جن مشترین نے اپنے اشتہارات دے کر اس عملی منصوبے کی تکمیل کی ہے میں ان کا ممنون ہوں۔ اس مجلہ ملن کو مرتب کرنے اور قارئین کے ہاتھوں تک پہنچانے میں اپنی کاپینہ کے تمام ممبران اور دیگر رفقاء کار کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بغیر کسی ذاتی مفاد کے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے اس بزم کو ممکن بنایا میں ان تمام افراد برادری کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مختلف انداز میں ہماری مدد فرما کر اس پر رونق محفل کو سجانے میں ہماری مدد فرمائی جس کی افادیت کا ثبوت آپ سب کا یہاں پر موجود ہونا ہے۔ اور انشاء اللہ آئندہ سالوں میں بھی یہ بزم آپ تمام حضرات کے تعاون سے رواں دواں رہے گی۔ اس سال اس مجلہ کی خاص اہمیت یہ بھی ہے کہ اس میں ہم نے پچھلے سال رجسٹریشن فارم کی مدد سے ٹیلی فون ڈائریکٹری شائع کی ہے۔ جن کے نام اس ٹیلی فون ڈائریکٹری میں نہیں آسکے وہ اس سال دوبارہ مین گیٹ پر موجود کاؤنٹر پر رجسٹریشن فارم پر کر کے ہم سے تعاون فرمائیں تاکہ آئندہ سال مجلہ میں اس کی اشاعت ہو سکے۔

والسلام

معراج الدین

صدر، بزم ادب

جائزہ

معزز حاضرینِ محفل، السلام وعلیکم!

میں حیثیت جنرل سیکریٹری بزم ادب اپنی اور اپنی کابینہ کی طرف سے آپ سب لوگوں کو عید مبارک اور خوش آمدید کہتا ہوں۔

روایت کو برقرار رکھتے ہوئے میں سب سے پہلے آپ کو رواں سال کی روداد پیش کرتا ہوں کہ بزم ادب کے انتخابات مورخہ 23 نومبر 2000ء بروز جمعرات بمقام احبابِ صادق ہال پر منعقد ہوئے۔ جناب آصف صاحب سابقہ صدر بزم ادب کا نام بطور الیکشن کمشنر تجویز کیا گیا جس کو حاضرینِ مجلس منتظمہ نے منظور کیا۔ گو شوارہ برائے سال 2000ء کی تفصیل تمام حاضرینِ مجلس منتظمہ کو بتائی گئی جس کو متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ گو شوارہ کی منظوری کے بعد انتخابات کا عمل شروع ہوا اور اس میں مندرجہ ذیل افراد منتخب ہوئے۔

- | | | | |
|----|--------------------------------------|----|---------------------------------------|
| ۱۔ | معراج الدین..... صدر | ۲۔ | سلمان معین..... نائب صدر |
| ۳۔ | ندیم احمد قریشی..... جنرل سیکریٹری | ۴۔ | سلیم شہزاد..... جوائنٹ سیکریٹری |
| ۵۔ | انوار احمد قریشی..... فنانس سیکریٹری | ۶۔ | محمد عمران شاہد..... پروگرام سیکریٹری |
| ۷۔ | محمد عماد شکیل..... لٹریچر سیکریٹری | ۸۔ | عمران ممتاز..... سوشل سیکریٹری |
| ۹۔ | شعیب عزیز..... پروپیگنڈہ سیکریٹری | | |

آپ سب کو اس کا بخوبی اندازہ ہے کہ اس عید ملن کے انتظام میں ہماری برادری کے ان تمام لوگوں کا حصہ ہے جو اس میں دامے درمے سخی حصہ لیتے ہیں۔ سب سے پہلے کابینہ اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود وقت نکال کر اور رمضان کے مہینے میں بے شمار اجلاس کرتی ہے اور تمام امور اس میں زیر غور آتے ہیں جس کا نتیجہ یہ عید ملن ہے۔ اس کے بعد وہ تمام افراد برادری جو اس عید ملن کے لئے اپنے اپنے عطیات سے نوازتے ہیں جس کی بدولت تمام امور محسن خوبی سرانجام پاتے ہیں اور آخر میں گولڈن گارڈن کی انتظامیہ جو کہ پورا مہینہ ہمارے اجلاسوں کے لئے ہمہ تن حاضر رہتے ہیں اور اپنا پورا تعاون کرتی ہیں۔ آپ تمام حاضرین سے گزارش ہے کہ ان کی کوششوں کے صلے میں کم از کم ہر پور تالیاں بجا کر ان تمام لوگوں کو خراج تحسین پیش کریں تاکہ ان کی اور آئندہ آنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔

والسلام

ندیم احمد قریشی، جنرل سیکریٹری

بزم ادب استقبالیہ کمیٹی

برائے سال ۲۰۰۰

☆ جناب باہو محمد تقی صاحب	☆ جناب محمد یوسف صاحب
☆ جناب چوہدری مبین صاحب	☆ جناب محمد شاہد صاحب
☆ چوہدری محمد انیس صاحب	☆ جناب اہتمام الدین صاحب
☆ جناب امیر حسن جیلانی صاحب	☆ جناب محمد متین صاحب
☆ جناب عزیز حسین جیلانی صاحب	☆ جناب شہزاد پرویز صاحب
☆ جناب مختار احمد شیخ صاحب	☆ جناب اقبال احمد شیخ صاحب
☆ جناب اقبال احمد شیخ صاحب	☆ جناب معین الدین صاحب
☆ جناب سلیم احمد صاحب	☆ جناب محمد انصار صاحب
☆ جناب مظہر اختر فریدی صاحب	☆ جناب منصور احمد شہزاد صاحب
☆ جناب نسیم الدین صاحب	☆ جناب جاوید بقتائی صاحب
☆ جناب محمد آصف صاحب	☆ جناب جمال الدین بقتائی صاحب
☆ جناب ممتاز احمد صاحب	☆ جناب ناظم الدین بقتائی صاحب

عکسِ بزم

پروگرام کی ابتدا ----- بعد نمازِ مغرب

مقابلہ حسنِ قرأت : اریب بٹائی، محمد حارث ذاکر، بلال بٹائی، عبید شتراد، طلحہ شاہد، اُسامہ نوید، طلحہ تنویر، ممد احمد، سعد شاہد، قرۃ العین، محمد عدیل خسر آصف، سمید احمد، رطابہ، ایمن، دانش، فرقان، مبشر، ردا

مقابلہ حمد و نعت : انوشیہ، فرجام، نیب، شانایاب، ماریہ، یلیحہ، علویہ متاب، محمد زبیر، محمد خالد

مقابلہ گیت و غزل : ماہا محمود، علی احمد، بلال احمد، لائلہ ار، ربیعہ کلیل، فیب شتراد، رموہ کلیل، فیب بٹائی، اطروبہ، افراح خالد، سنبل، نائل، اقرء آصف، مازہ شاہد، دانیال، انس احمد، عروج جاوید حنا بٹائی، حمنہ بٹائی، محمد انیس، ردا شاہد، قنوت رئیس، ماریہ اعجاز، رکیل ہمایوں، ارسلان شاہد، فدا احمد، سدرہ تنویر، لمانہ ذکائی، انعم اقبال، الطیب بٹائی، ازکہ تاز، شبنم رحمان

مزاحیہ خاکہ : حرا طاہر، حصہ شاہد، وقاص شاہد، فمد حفیظ، وحاج شتراد

ڈرامہ زبردست مہربانی : عنزہ سلیم، ارحہ سلیم، ربیعہ، عنایہ نکما، ماہین، اصفہ

ڈرامہ بدھوبد ہو : انعم ممتاز، مدیحہ ممتاز، وقاص

گیت A Happy Child : طیب سلیم، ارفحہ سلیم، ذین سلیم

تعارف مجلس منظمہ

تعارف سازینہ

رنگ ہی رنگ بزمِ ادب کے سنگ

جینز یا معاشرتی دباؤ

شائلہ عمران، کارساز

جینز کا مسئلہ پرانا اور برصغیر ہندوپاک کے ہر دوسرے گھر کا مسئلہ ہے۔ لیکن روز اول کی طرح آج بھی یہ گھمبیر مسئلہ لوگوں کی زندگی کو گھن کی طرح چاٹ رہا ہے۔ اس لعنت کے باعث ہزاروں لڑکیوں کے بال سفید ہو رہے ہیں۔ والدین اسی فکر میں زندہ درگور ہو جاتے ہیں۔

دنیا سب دیکھتی رہتی ہے۔ مگر کوئی آگے نہیں بڑھتا کہ اس لعنت کو ختم کرے۔ محفلوں میں اکثر یہ سنا گیا ہے کہ جینز کا مسئلہ خواتین کا پیدا کردہ ہے کیونکہ وہی شادی کے گھر عینک لگا کر بغور جینز دیکھتی ہیں اور اس پر تنقید و تعریف کرتی ہیں اور وہی اپنی بیٹی کے لئے ایسے ”بر“ تلاش کرتی ہیں جو اعلیٰ عمدے پر فائز ہو۔ ڈاکٹر، انجینئر، تاجر، مل مالک، کیپٹن وغیرہ ہو۔ نہ صرف یہ بلکہ آج کل تو گلف اور دیگر بیرون ممالک میں مقیم رشتوں کی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کچھ حضرات کو یہ شکایت ہے کہ خواتین اپنی بہو ایسی تلاش کرتی ہیں جو جینز اتالائے کہ گھر بھر جائے۔ برداری ”واہ واہ“ کرے اور بہو کے جینز سے ان کا ”معیار زندگی“ بلند ہو جائے۔ پہلے زمانے میں لڑکی اگر ملازمت کرتی تھی تو شادی کے بعد ختم کرادی جاتی تھی کہ گھر گرہستی کرو۔ حالانکہ وہ معاشی توازن قائم کرنے کی وجہ سے ایسا کرنے پر مجبور ہوتی تھی۔ آج لڑکے کی ماں اور خود لڑکا یہ دیکھ کر رشتہ کرتے ہیں کہ لڑکی ملازمت پیشہ ہے کہ نہیں اور اگر شادی کے بعد ملازمت چھوڑنا بھی چاہے تو سسرال والے اسے مجبور کرتے ہیں کہ وہ ملازمت کرتی رہے۔ سوال یہ ہے کہ جینز جو معاشرتی دباؤ کے صورت اختیار کر گیا ہے۔ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ یہ سوال سماجی بھی ہے اور اقتصادی بھی۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں شعبے گونا گوں پیچیدگیوں کے حامل ہیں۔ ”رسم جینز“ میں آج کل کے رواج کے مطابق دن دوئی رات چوگنی ترقی میں صنف نازک بنی اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اسے زیادہ مورد الزام اس لئے ٹھہرایا جاتا ہے کہ جینز کی نمائش کا عنصر ان میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ نیز اخبارات کے ”ضرورت رشتہ“ کے کالم قابل توجہ ہیں جن میں عموماً درج ہوتا ہے کہ وہ حضرات رابطہ کریں جن کے عزیز واقارب بیرون ملک رہائش پذیر ہوں یا وہ کرم فرما جو لڑکے کو باہر بھیج سکتے ہیں۔ اہل دل اور اہل زر ہی اس قابل ہیں جو مطلوبہ شرط پر پورے اتر سکتے ہیں اور اب تو لڑکے والوں کی طرف سے اپنے منہ میاں مٹھو کے مصداق اکثر یہ سننے میں بھی آیا ہے کہ

الحمد للہ سوسائٹی میں ہماری بہت عزت ہے اور اللہ کا دیا سب کچھ موجود ہے۔ مگر ہماری بہو کچھ نہ لائی تو ناک کٹ جائے گی۔ بزرگ کہتے ہیں پہلے زمانے میں شادیاں گھروں کے سامنے ٹینٹ لگا کر سادگی سے ہو جایا کرتی تھیں۔ ہر چیز میں سادگی، لباس میں، کھانے پینے میں، رسموں میں لہذا شادی کم خرچ میں آسانی سے ہو جایا کرتی تھی۔ اب شادی منگی سے منگی تر ہوتی جا رہی ہے۔ صرف مندی پر ہزاروں روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ تاہم حکومت نے شادی ہالوں میں کھانوں پر پابندی لگا دی ہے۔ مگر مختلف اقسام کا خرچ ویڈیو فلمیں بنوانے، لان کے اخراجات، نمود و نمائش اور بے جا دکھاوا، شادی کی تاریخ طے ہونے کے بعد لڑکے والے، لڑکی والوں سے پوچھتے ہیں ہال لیا ہے یا لان۔ بھٹی ہمارے خاندان والے تو لان سے خوش ہوتے ہیں۔ ہال میں ان کا دم گھٹتا ہے جب کہ پہلے گھروں کے سامنے شامیانے لگا کر شادی ہو جاتی تھی۔ اب شادیاں مع جینز کے لاکھوں روپے تک پہنچ گئی ہیں۔ یوں مقابلہ زوروں پر ہے جب کہ آج کل صاحب حیثیت لوگ ہوٹلوں میں شادی کرتے ہیں اور دعوت کے یہاں شادی کا کھانا کھلاتے ہیں۔ یعنی پابندی لگنے کے بعد بھی لوگ مختلف بہانوں سے شادی کا کھانا کھلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب کہ موجودہ حکومت نے صرف مشروبات کی اجازت دی ہے۔

لوگ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چاہے اس کیلئے کچھ بھی کنا پڑے۔ غالباً اسی بناء پر باکردار اور اپنے قوت بازو پر انحصار کرنے والے لڑکوں کا فقدان ہے۔ اپنے شوہر کی محدود آمدنی پر صابر و شاکر اور قناعت کرنے والی لڑکیوں کی بھی کمی ہے۔ بہتر ہوگا کہ اجتماعی طور پر لڑکیوں کو بوجھ نہ سمجھتے ہوئے ایسے ناجائز مطالبوں کا متحد ہو کر اجتماعی فکر سے مقابلہ کیا جائے تو پھر لڑکے والے ایسے مطالبات نہیں کریں گے۔ اسی طرح لڑکی والوں کو بھی محدود آمدنی، شرافت اور حسن کردار کو اولیت دینا ہوگی تو زندگی اچھی گزرے گی کیونکہ دونوں ہی فریقین کے لئے مسئلہ جینز کو فروغ دینے میں پیش پیش ہیں۔ اس لئے دونوں ہی کو لعنت سے کنارہ کشی اختیار کرنا ہوگی۔ اس طرح معاشرے سے ایک بڑی برائی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

آج کا مسلمان

زاہدہ شکیل، نارتھ ناظم آباد

- ☆ کیا ہم نماز باجماعت پڑھتے ہیں؟
- ☆ کیا ہم سچ سے زیادہ جھوٹ نہیں بولتے؟
- ☆ کیا ہم غیبت کرنا، گناہ سمجھتے ہیں؟
- ☆ کیا ہم ہر کام (دنیاوی / دینی) ریاکاری (دکھاوا) نہیں کرتے؟
- ☆ کیا ہم اللہ کی راہ میں خرچ کرنا روپے پیسہ کا ضیاع نہیں سمجھتے؟
- ☆ کیا ہم غریبوں (نوکروں) پر ظلم کرنا اپنا حق نہیں سمجھتے؟
- ☆ کیا ہم ہمسایوں کا خیال رکھتے ہیں؟ اور ان کے تمام حقوق ادا کرتے ہیں؟
- ☆ کیا ہم قرآن کو صرف بیٹیوں کے جینز میں دے کر اس کو پس پشت نہیں ڈال دیتے؟
- ☆ کیا ہم اپنے گھر کا کوڑا ہمسائے کے گھر کے آگے نہیں ڈالتے؟
- ☆ کیا ہم چوری (ٹیکس، بجلی، حقوق وغیرہ) نہیں کرتے؟
- ☆ کیا ہم غیر اسلامی / غیر ضروری رسومات کی تقلید کرنا اپنی ضرورت نہیں سمجھتے؟
- ☆ کیا ہمارے گھروں میں ٹی وی / وی سی آر / کیبل ہماری اہم ترین ضرورت نہیں بن چکا؟
- ☆ کیا ہم مسکینوں / یتیموں پر رحم کھاتے ہیں؟
- ☆ کیا ہم دولت کی نمائش نہیں کرتے؟
- ☆ کیا ہم دوسروں کے دکھ / غم میں ان کے ساتھ ہوتے ہیں؟
- ☆ کیا ہم جینز کو لعنت سمجھ کر، اس میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کی کوشش نہیں کرتے؟
- ☆ کیا ہم اپنے ایک بچے کی شادی کو دس غریب کے بچوں کی شادیوں سے زیادہ ترجیح نہیں دیتے؟
- ☆ کیا ہم کبھی اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں؟
- ☆ کیا ہم اپنے وعدے پورے کرتے ہیں؟

- ☆ کیا ہم وقت کی قدر کرتے ہیں؟
- ☆ کیا ہم وقت کی قدر کرتے ہیں؟
- ☆ کیا ہم صرف امیروں سے میل جول رکھنا پسند نہیں کرتے؟
- ☆ کیا ہم رشوت دینا آج کی ضرورت سمجھتے ہیں؟
- ☆ کیا ہم قرآن پڑھتے اور سمجھتے ہیں؟
- ☆ کیا ہم سود کو کاروبار نہیں کہتے اور کرتے؟
- ☆ کیا ہم ایک دوسرے سے بغض نہیں رکھتے؟
- ☆ کیا ہمارے گھر میں پردہ کا خیال رکھا جاتا ہے؟
- ☆ کیا ہم جھوٹی قسمیں کھانا مشن نہیں بنا چکے ہیں؟
- ☆ اللہ ہمیں ان تمام چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

بابا آسکریم

آسکریم کے تمام ذائقہ اسپیشل فالوڈے کے ساتھ

بابا بروسٹ اسپیشل آفر

ہر قسم کی پارٹی کے لئے خاص رعایت

- ☆ چکن بروسٹ ☆ دہی بڑے ☆ برگرز
- ☆ ہاٹ کافی ☆ سینڈوچ ☆ چکن کورن سوپ

شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے لئے آرڈر پر مال تیار کیا جاتا ہے۔

اہل برادری کے لئے خاص رعایت ہے۔

دوکان نمبر، A-10، ٹی اینڈ ٹی فلیٹس شادمان ٹاؤن نمبر 2، کراچی۔ فون: 642815

پروپرائٹرز: وحس الدین

ذیابیطس اور اس سے بچاؤ کے زریں اصول

ڈاکٹر عبدالباسط، نار تھ ناظم آباد

موروشیت کا دخل نہ ہو تو سادہ طرز زندگی ذیابیطس کو آپ کے قریب نہیں آنے دے گا۔ شوگر بڑھتی رہے تو مریض کے گردے فیل ہو سکتے ہیں، وہ امراض قلب میں مبتلا ہو سکتا ہے، اس کی پینائی جاسکتی ہے یا اس پر فالج کا حملہ ہو سکتا ہے۔ فی الوقت تو ذیابیطس کا کوئی حتمی علاج موجود نہیں ہے، احتیاطی تدابیر سے کنٹرول ضرور کیا جاسکتا ہے لیکن جڑ سے نکال پھینکنے والی بات ممکن نہیں۔ ایسی کوئی جڑی بوٹی، کوئی دوا ابھی تک دریافت نہیں ہوئی، جو اسے مکمل طور پر ختم کر دے۔ البتہ دوا اور احتیاط سے ذیابیطس کا مریض بھی عام لوگوں کی طرح لمبی عمر جی سکتا ہے۔ رہی بات، علاج میں پیش رفت کی تو دنیا بھر میں تحقیقات ہو رہی ہیں۔ لبلبے کی پیوندکاری، ملی ٹا خلیوں کے ٹرانس پلانٹ جیسے فائدہ مند علاج تجرباتی مراحل میں ہیں۔

بچوں کی روزمرہ خوراک سے فاسٹ فوڈز، کولڈ ڈرنکس، چاکلیٹس وغیرہ منہا کر کے سادہ غذائیں دیں۔ ان میں روزانہ ورزش اور چہل قدمی کی عادت ڈالیں۔ تب ہی آپ آنے والی نسل کو ذیابیطس جیسے خطرناک مرض سے بچا سکیں گے۔ ذیابیطس مردوں کی نسبت خواتین کے لئے زیادہ خطرناک ہے۔ ذیابیطس کے مریض کے لئے الگ دسترخوان کی ضرورت نہیں، وہ بھی گھر کے افراد کے ساتھ کھانا کھا سکتا ہے۔ بچوں میں ابتدا ہی سے ورزش کرنے اور سادہ غذائیں کھانے کی عادت ڈالیں ہفتے میں کم از کم تین مرتبہ آدھے گھنٹے تک تیز قدموں سے چلنا بہترین ورزش ہے۔

ان باتوں کا خیال رکھیں :

- ☆ کھانا وقت پر اور باقاعدگی سے کھائیں تاکہ خون میں شکر کی مقدار مناسب رہے۔
- ☆ خالص شکر اور شکر سے بنی ہوئی اشیاء مثلاً حلوے، مٹھائیاں، مشروبات وغیرہ سے حتی الامکان پرہیز کریں۔
- ☆ روزانہ کھانوں کی مقدار تقریباً یکساں رکھیں۔ البتہ کبھی کبھار درمیانی وقفے میں ہلکی غذا بھی کھا سکتے ہیں۔
- ☆ ریشے دار غذاؤں کا استعمال زیادہ کریں، یہ خون میں شکر کی سطح کو تیزی سے بڑھنے سے روکتی اور ہاضمے کو درست رکھتی ہیں۔

- ☆ اگر مریض نے پہلے کبھی ورزش نہ کی ہو تو ابتدا میں ورزش کا دورانیہ صرف دس سے پندرہ منٹ تک رکھنا چاہیے۔
- ☆ ورزش کی ابتدا میں جسم کو وارم اپ (گرم) اور اختتام میں کول ڈاؤن (ٹھنڈا) کرنا ضروری ہے۔
- ☆ ذیابیطس کے مریضوں کو ورزش سے قبل خون میں شکر کی سطح ضرور معلوم کر لینی چاہیے۔
- ☆ شکر کی سطح زیادہ ہو تو ورزش سے گریز کریں۔
- ☆ ورزش کے لئے خالی پیٹ یا کھانے کے چار گھنٹے بعد کا وقت بہترین ہے۔
- ☆ چل قدمی اور ہفتے میں کم از کم تین مرتبہ آدھے گھنٹے تک تیز قدموں میں چلنا ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے۔

پاؤں کی نگہداشت کیسے کریں؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر اس شخص کو، جسے ذیابیطس ہے، اپنے پیروں کا خاص خیال رکھنا چاہیے، خاص طور پر ایسے افراد کو جن کی خون کی شریانیں یا اعصابی رگیں ذیابیطس سے متاثر ہو گئی ہوں۔ اپنے پیروں کا روزانہ معائنہ کیجئے، خاص طور پر تلوؤں، ایڑی، پاؤں کے اوپری حصے اور انگلیوں کے پچ کے حصے پر توجہ دیجئے اور دیکھے :

- ☆ پیر میں کہیں کوئی زخم یا خراش تو نہیں۔
- ☆ جلد کہیں سے کٹی پھٹی تو نہیں۔
- ☆ جلد بہت زیادہ خشک یا نم تو نہیں۔
- ☆ پیروں میں کہیں کوئی گٹھے تو نہیں۔
- ☆ دونوں پیروں یا کسی ایک پیر یا ٹانگ میں سوجن تو نہیں۔
- ☆ ناخن صحیح حالت میں ہیں؟
- ☆ کہیں کوئی چھالا تو نہیں؟
- ☆ کوئی حصہ غیر معمولی طور پر سرد یا گرم تو نہیں۔
- ☆ جلد کی رنگت میں کوئی تبدیلی تو نہیں۔

طبعی معائنہ کب کرائیں.....؟

☆ سال میں ایک مرتبہ ذیابیطس کے ہر مریض کو اپنا مکمل معائنہ کروانا چاہئے، جس میں آنکھوں کی پتلی کا تفصیلی معائنہ بھی ضروری ہے، کیونکہ بعض اوقات آنکھوں کے اندروانی پردے بھی (بغیر کسی علامت کے) شکر کی زیادتی سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ جب کہ بروقت معائنے اور علاج سے مریض کو پینائی سے محروم ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔

☆ ذیابیطس کی مریضوں کے لئے پیروں کا بلاناغہ معائنہ اور مسلسل نگہداشت ضروری ہے۔

☆ ذیابیطس کے مریضوں میں ایک عام مسئلہ، اعصابی کم زوری کا بھی ہوتا ہے، جس سے مریض کو درد، چھونے اور گرم ٹھنڈے کا احساس نہیں رہتا۔ متلی، بھوک نہ لگنا، اسہال، پیشاب کے نظام کی خرابی، مردانہ کمزوری اور بغیر درد کے ہارٹ ایک بھی اسی اعصابی کم زوری کا نتیجہ ہوتے ہیں، لہذا مریض کیلئے اعصابی نظام کا سالانہ معائنہ بھی نہایت ضروری ہے۔

☆ سالانہ معائنے کے ساتھ ساتھ مریض کیلئے چند ٹیسٹ کروانا بھی ضروری ہیں۔ جن میں گردے کے افعال کا ٹیسٹ، پیشاب کا ٹیسٹ، خون میں کو لیسٹرول اور چربی کی جانچ اور ایک خاص ٹیسٹ Hb A1c جو پچھلے دو ماہ کی اوسط شکر کا کنٹرول بتاتا ہے، کروانا شامل ہیں۔

☆ پچیس سال سے زائد عمر کے ان افراد کو، جن کے خاندان میں ذیابیطس کا مرض ہو یا جن کا وزن زیادہ ہو، سال میں ایک مرتبہ اپنی شکر کی جانچ ضرور کروالینی چاہئے۔

ذیابیطس اتنی عام بیماری ہے کہ تقریباً ہر فرد کسی ایسے فرد کو جانتا ہے، جو اس مرض کا شکار ہے۔ شاید آپ کو اس کی وجہ کا علم نہ ہو۔ ذیابیطس کی ایک شکل جو عام طور پر بچوں میں پائی جاتی ہے، دراصل ایک ایسی بیماری ہے جس میں جسم کے مدافعتی نظام میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ بیماری کی یہ صورت پاکستانی آبادی میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ البتہ ذیابیطس کی عام صورت جو بالغ افراد میں پائی جاتی ہے وہ بے حد عام ہے لیکن اس بیماری کے ذمہ دار جینز کی ابھی واضح طور پر نشان دہی نہیں ہو سکی ہے۔ یہ بیماری زیادہ تر ان افراد کو ہو جاتی ہے۔ جن میں جینیاتی طور پر اس کے امکانات موجود ہوتے ہیں۔ اس بیماری کی وجہ اور عوامل کا مغربی طرز زندگی سے بھی گہرا تعلق ہے۔

جن میں چکنائی کا زیادہ استعمال، ورزش کی کمی اور موٹاپا شامل ہے۔ یہ عوامل اس بیماری کے اسباب میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

ذیابیطس سے چھاؤ کسی حد تک ممکن ہے، خاص طور پر ایسی صکرت میں کہ آپ جینیاتی طور پر اس مرض سے دوچار نہ ہوں۔ اس سے چھاؤ کی ممکنہ صورتوں میں کم چکنائی کی غذا کا استعمال باقاعدہ ورزش اور قد کی مناسبت سے وزن برقرار رکھنا شامل ہیں۔ ذیابیطس ایک انتہائی خطرناک بیماری ہے۔ خاص طور پر ایسی صورت میں جب اس کا علم نہ ہو سکے۔ اسے کنٹرول نہ کیا جائے اور اس کا مناسب علاج نہ ہو۔ ایسی صورت میں یہ جسم کے ہر عضو کو نقصان پہنچا سکتی ہے اور ہارٹ ایفک یا انجاننا کے خطرات میں بھی اضافہ کرتی ہے۔ اس مرض میں مبتلا افراد نہ صرف اپنی زندگی کا دورانیہ کم کر لیتے ہیں بلکہ ان میں مختلف پیچیدہ بیماریوں کے امکانات بھی بہت بڑھ جاتی ہیں۔

پاکستان دنیا کے اس خطے میں واقع ہے جہاں ذیابیطس کا مرض عام ہے اور یہ بات پوری طرح ثابت ہو چکی ہے کہ یہ پاکستان میں اموات کا ایک بڑا سبب ہے، اگرچہ اس کا ریکارڈ پوری طرح نہیں رکھا گیا۔ تحقیقی جائزوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں شوگر کی نشاندہی کا تناسب بے حد کم ہے اور اس مرض کے شکار صرف 36.3 فیصد لوگ ہی اپنی بیماری کے بارے میں آگاہ ہیں۔

تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ شہروں میں رہنے والوں کو دیہی آبادی کے مقابلے میں ذیابیطس کے خطرات کا زیادہ سامنا ہے اور پاکستان میں اس مرض کے خطرات عمر کے ساتھ بڑھتے چلے جاتے ہیں مثلاً نوجوان دیہی خاتون کے مقابلے میں عمر رسیدہ خاتون میں شوگر کے امکانات دوگنا زیادہ ہونگے۔ اس طرح بچپن سے چوالیس سال تک کی عمر میں ذیابیطس کی بیماری کا امکان پانچ فیصد اور پینتیس سال اور اس سے زیادہ عمر کے لوگوں میں بارہ فیصد ہو جائے گا۔ سب سے زیادہ شرح یعنی اٹھارہ فیصد شہروں میں رہنے والی پینتالیس سے پچاس سال کی عمر کی خواتین میں عمر کے حوالے سے بیماری کا امکان مردوں میں بھی کافی زیادہ ہے اور پینتیس سال سے زیادہ عمر کے شہری مردوں میں اس کا تناسب ہر چھ میں ایک یا پندرہ فیصد کے قریب ہے۔

ویسے کیا آپ نے کبھی اپنے خون میں شوگر لیول ٹیسٹ کرایا ہے.....؟

﴿اقوال زریں﴾

افشین اختر۔ گلبرگ

- ☆ تنہا شخص محفوظ ہے کیونکہ ہر گناہ کی تکمیل دو سے ہوتی ہے۔
- ☆ زیادہ بولنے والوں کی بہت کم باتیں لوگوں کو یاد رہتی ہیں۔
- ☆ عاقل اور دانا شخص کے دماغ میں بھی بے وقوفی کا ایک گوشہ ضرور ہوتا ہے۔
- ☆ کسی کا دل نہ دکھاؤ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے دل کی آپہں تمہارے لئے عذاب بن جائیں۔
- ☆ اس سے بڑھ کر بے وقوفی نہیں ہو سکتی کہ آگ کا بیج یو اور جنت کی امید رکھو۔
- ☆ اصل نیکی وہ ہے جو بدی کے جواب میں کی جائے۔
- ☆ آپ خود کو دیانتدار بنا کر یہ یقین کر لیں کہ دنیا میں ایک بے ایمان کی کمی ہو گئی ہے۔
- ☆ اچھے کام کیلئے کسی خاص وقت کا انتظار نہ کرو بلکہ اسے فوراً شروع کر دو۔
- ☆ اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو۔
- ☆ جو اللہ کا وفادار نہیں وہ کسی سے وفا نہیں کر سکتا۔
- ☆ کتاب انسان کی ایک ایسی دوست ہے جو اس کے راز افشاں نہیں کرتی۔
- ☆ دانا وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔
- ☆ دوست کو پر خلوص محبت دو مگر اپنا راز کبھی مت دو۔
- ☆ انسان خوبصورت بدن سے نہیں بلکہ اچھے اخلاق سے ہوتا ہے۔
- ☆ خاموشی غمے کا علاج ہے۔
- ☆ بوڑھے کا مشورہ جوان کے قوت بازو سے زیادہ طاقت ور ہے۔
- ☆ جو انگلیاں کانٹوں کی نوک سے ڈرتی ہوں پھولوں کی نرمی سے کبھی لطف اندوز نہیں ہو سکتیں۔
- ☆ اپنا حق لینے میں کبھی کوتاہی نہ کرو اور نہ کسی کا حق غضب کرو۔
- ☆ جو شخص انتقام کے طریقوں پر غور کرتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازہ ہی رہتے ہیں۔
- ☆ اپنے آپ کو سب سے بہتر سمجھ لینا جمالت ہے۔

اچھی باتیں

محمد عمیر شاہد، کارساز

- ☆ تین چیزیں انسان کو زندگی میں اکی بار ملی ہیں۔
والدین، حسن، جوانی
- ☆ تین چیزیں کبھی چھوٹی نہ سمجھیں۔
قرض، فرض، مرض
- ☆ تین چیزیں خلوص دل سے کرنی چاہئیں۔
رحم، کرم، دعا
- ☆ تین چیزیں کسی کا انتظار نہیں کرتیں۔
موت، وقت، گاہک
- ☆ تین چیزیں ہر ایک کی جدا ہوتی ہیں۔
صورت، سیرت، قسمت
- ☆ تین چیزیں بھائی کو بھائی کا دشمن بنا دیتی ہیں۔
زن، زر، زمین
- ☆ تین چیزیں پردہ چاہتی ہیں۔
کھانا، دولت، عورت

”انسان اور مسائل“

رضوان فیاض، گلبرگ

جیسا کہ آپ میں اور دنیا میں رہنے والے تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ اس کائنات کو تخلیق کرنے اور چلانے والی صرف ایک ذات ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔

اللہ نے انسان کو دنیا میں ہزاروں نعمتوں اور رحمتوں سے نوازا ہے اور انسان کو دنیا میں صرف اس لئے بھیجا ہے کہ وہ میری نعمتوں اور رحمتوں کا شکر ادا کرے لیکن آج کا انسان ان تمام باتوں سے بے نیاز ہو کر دنیا کے مسائل میں الجھا ہوا ہے جس کے نتیجے میں وہ اسلام سے دور ہوتا چلا جا رہا ہے یہی وجہ ہے کہ آج کا انسان کسی حال میں خوش نہیں۔

اگر آج ہم دنیا میں نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں تو ہر شخص پریشان نظر آتا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں انسان بے پناہ مسائل کا شکار ہے۔ جدھر دیکھیں بے پناہ مشکلات، مصائب اور مسائل کا ایک لمبا چوڑا دفتر کھلا ہوا نظر آئے گا ہر کوئی مسائل بیان کرتا ہے۔ مشکلات پیش کرتا ہے۔ لوگ ان مسائل کو ایک دوسرے سے سنتے ہیں لیکن نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ لیکن ہم اس پریشانی کے اسباب کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں یعنی نماز پڑھتے ہیں، دوسروں کے ساتھ خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہیں اور دوسروں کی عزت کو اپنی عزت سمجھتے ہیں۔

جب ہم میں اخلاقیات ختم ہو جائیگی تو مسائل تو خود بخود پیدا ہو جائیں گے اور تباہی و بربادی اور پریشانی ہمارا مقدر بن جائیگی۔

اگر کوئی سیاسی مبصر، مذہبی واعظ اور ایک عام آدمی تقریر کرے جس کا موضوع عصر حاضر کے مسائل ہو تو وہ ہمارا ہی مسئلہ ہوگا۔ لیکن میدان عمل میں اور حقیقی زندگی میں قدم رکھتے ہی یہ سب تمام مسائل فراموش کر بیٹھتے ہیں اور پھر وہی ہمیشہ کی زندگی۔

در اصل جب تباہی و بربادی آتی ہے تو عقل پہ سب سے پہلے پردہ پڑتا ہے۔ پھر مسائل کے پہاڑ کھڑے ہو جاتے ہیں۔

بہر کیف! ہمیں اپنے مسائل پر غور کرنا چاہئے اور ان کا مفید حل بھی تلاش کرنا چاہئے۔ جب تک سنجیدگی، تدبیر، گہرائی اور دانش مندی کے ساتھ حالات کا تجزیہ نہ کیا جائے گا اور حقیقت و فطرت کی روشنی میں کوئی راہ اختیار نہیں کی جائیگی۔ تب تک ساری دنیاویوں ہی بھٹکتی رہے گی اور حقیقت یہ ہے کہ آج کے ماڈرن دور کا صحیح علاج بلاشبہ اسلام کی طرف سے ہے۔ یعنی قرآن کریم اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہے اور صحابہ اور صوفیائے کرام کی سیرت ہے ہمارے معاشرے کے افراد بھی اس روشن راستہ پر چلنے اور دوسروں کو چلانے کی طرف جتنی زیادہ توجہ دیں گے اتنی ہی جلدی ہمارے مسائل حل ہو جائیں گے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے میں دعاگو ہوں کہ اللہ مجھے اور آپ سب کو اور دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کو امن و سلامتی نصیب فرما اور اسلام پر چلنے والا بنادے۔ آمین

چراغ راہ ہو دل کو اپنے صاف کرو
کبھی بھی بھول کے نہ سچ سے انحراف کرو

فون: 6642202

اہل برادری کو دلی عید مبارک

فیشن گارمنٹس

پکانہ سوٹ، شلوار قمیض، پینٹ شرٹ، مردانہ قمیض ایکسپورٹ کوالٹی خاص رعایتی دام پر

شاپ نمبر 11 منصور مارکیٹ، ایس ڈی۔ 32 بلاک G حیدری،

نارتھ ناظم آباد کراچی

پانی سے علاج (Water Therapy)

ندیم احمد قریشی۔ گلبرگ

اگر کوئی آپ سے کہے کہ وہ پینے کے پانی کے اسمال سے مستمند ہو گیا ہے تو یقیناً آپ اس کی بات کا بھی یقین نہیں کریں گے۔ ایسا ہی واقعہ کچھ میرے ساتھ پیش آیا جو میں قارئین کی دلچسپی کے لئے گوش گزار کر رہا ہوں۔

چند دن پہلے میں اپنے والد صاحب کے دوست سے ملنے ان کے گھر گیا، جو کہ کافی عرصے سے پیٹ کے ورم (Gastritis) کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ ان کو ہشاش بشاش اور صحت مند دیکھ کر میں حیران رہ گیا اور ان سے پوچھے بغیر نہ رہ کہ انکل آپ کی پیٹ کی تکلیف کیسے آرام ہوئی، تو انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا 'پینے کے سادہ پانی سے'۔ اس عجیب سے جواب کو سن کر میری تشنگی دور نہ ہوئی اور میں ان سے یہ پوچھے مانا نہ رہ سکا کہ 'انکل پینے کے پانی سے کیسے'۔ میری جستجو کو دیکھتے ہوئے انہوں نے اپنی روداد کچھ یوں بیان کی:

میں گذشتہ چھ (۶) سال سے پیٹ کے ورم کے عارضے میں مبتلاء تھا، ہر وقت ایک کمزوری کا احساس ہوتا اور کسی کام کو کرنے کا دل نہیں چاہتا تھا۔ میں نے بہت علاج کروایا، پانچ (۵) مختلف ڈاکٹروں کو دیکھایا، ہر طرح کی دوائی استعمال کی مگر کسی طرح اس بیماری سے چھٹکارا نہ ملا۔ چند مہینوں پہلے کی بات ہے کہ میرا ایک چینی دوست کافی عرصے بعد اپنے کسی کام کے سلسلے میں پاکستان آیا، تو وہ مجھ سے ملنے میرے گھر بھی آیا۔ میری یہ حالت دیکھ کر وہ بہت حیران ہوا اور مجھ سے اس حالت کی وجہ پوچھی۔ میں نے اپنی تمام پتا اس کو بتائی تو اس نے کہا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں تم سب علاج چھوڑو اور جیسا میں کہوں ویسا کرو۔ اندھا کیا چاہے... دو آنکھیں... میں نے اس سے کہا کہ بتاؤ اس تکلیف سے کیسے چھٹکارا مل سکتا ہے۔ اس نے کہا: 'تم صبح سو کر اٹھو تو نہار منہ ۱.۲۶ لیٹر پانی بغیر کسی وقفہ کے پیا کرو اور جب تک تم اپنی ضروری حاجات سے فارغ نہ ہو جاؤ تب تک کچھ نہیں کھاؤ پیو۔

یہ طریقہ بتا کر اور بغیر کوئی دوا تجویز کئے وہ مجھ سے مل کر چلا گیا۔ میں نے اس کی طریقہ و ہدایات پر عمل کیا اور پانی پینے کے بعد ایک گھنٹے تک میں نے کچھ نہیں کھایا پیا اور اس عرصے میں مجھے تین دفعہ پیشاب آیا۔ اسکے بعد جب میں نے صبح کے ناشتہ میں دلیہ کھایا تو یقین کرو پنا ایسا مزہ آیا کہ گذشتہ چھ سالوں میں دلیہ کھانے میں اتنا مزہ

نہیں آیا تھا۔ دو مہینوں میں میری تمام تکلیف جاتی رہی اور میں صحتمند ہو گیا۔ تب سے میں نے اس طریقہ کو اپنا روزانہ کا معمول بنالیا اور اللہ کا شکر ہے کہ میں جب سے صحتمند اور تندرست ہوں۔

ہمارے لئے یہ طریقہ علاج شاید نیا اور عجیب ہو مگر چین میں گزشتہ ۲۵۰۰ سال سے یہ طریقہ علاج کامیابی سے استعمال ہو رہا ہے۔ اس طریقہ علاج میں جو عوامل کار فرما ہوتے ہیں ان کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ :

جب ہم کافی مقدار میں پانی پیتے ہیں تو ہماری بڑی آنت (Colon or Large Intestine) کی دیواروں پر جو گندگی لگی ہوتی ہے وہ صاف ہو جاتی ہے۔ جب ہم اس صفائی کے بعد غذا لیتے ہیں تو غذا میں موجود معدنیات و مقویات (Minerals & Nutrients) بڑی آنت کی دیواروں سے جذب ہو کر ہمارے خون میں شامل ہو جاتے ہیں اور نیا خون بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ یہ نیا خون ہمارے جسم کو ایک نئی توانائی دیتا ہے اور بیماریوں سے لڑنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اگر بڑی آنت کی صفائی نہ کی جائے تو غذا میں موجود معدنیات و مقویات ہمارے خون میں شامل نہیں ہو سکیں گے اور نیا خون بننے کا عمل سست ہو جائے گا۔ اس وجہ سے ایک انسان ہر وقت تھکاوٹ، کمزوری اور یو جمل پن محسوس کرے گا۔

اس طریقہ علاج سے جن بیماریوں کا علاج کامیابی سے ہو سکتا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے :

علاج دورانیہ	بیماری
۲۱ دن	پیٹ کا درم (Gastritis)
۳۵ دن	دماغی دباؤ (Hypertension)
۷ دن	قبض (Constipation)
۳۰ دن	زیابیطیس (Diabetes)
۱۰۰ دن	پھیپڑوں کی دق (Pulmonary Tuberculosis)
۳۰ دن	ہوا سیر (Haemorrhoids)

دوران علاج چند ضروری باتوں کا خیال رکھنا ہوگا؛ کھانے کے دوران پانی استعمال نہ کریں۔ کھانے کے ایک گھنٹے بعد پانی کا استعمال کریں اور دو گھنٹے بعد تک استعمال نہ کریں۔ رات کو سونے سے پہلے کچھ نہ کھائیں خاص طور پہ سیب۔ پانی کے علاج سے نہ صرف تندرست رہ سکتے ہیں بلکہ اپنی فانی زندگی کو بھی طویل کر سکتے ہیں۔

امید کا گلشن

شہرِ خموشاں

ندامت، پاپوش نگر

کہیں افراتفری کہیں ہو کا عالم
کہیں بے چینی اپنا دھاوا بولے
کہیں چینیں کہیں سسکیاں ابھریں
پوچھنے والا ان کو کوئی نہیں
ہر طرف قیامتِ صغریٰ ہے برپا
کہیں ہے چنگاری کہیں آگ کا گولا
کہیں جواں لاشے اٹھائے ہوئے
بوڑھوں کے شانے شل ہو گئے
کہیں سسکیاں لیتی ہوئی
ماؤں بہوں نے کسی کی تدفین کی
کہیں عزیز واقارب کا مجمع لگا
کچھ پتا ہی نہیں کہ کون کون مرا
کتنی لاشوں کے ٹکڑے کتنے ہوئے
کتنوں کے جسموں کو سسے سے دانغا گیا
کتنوں کی لاشوں کو بوری میں بند کر کے
شہر کی شاہراہوں پہ ڈالا گیا
اک خبر آئی ہے میرے پاس اب
کہ سوا لکھ جوان مرے گے اب
یہاں خون کی ہولی کھیلی جائے گی
یہاں پھولوں کو سولی چڑھائی جائے گی

اے امید کے گلشن
ذرا ٹھہر جا
ذرا ٹھہر جا کہ تیرے آنے سے زندگی جی اٹھتی ہے
کہ دعا کا طلسم پھیلتا ہے
یاسیت کا صحرا سمند میں بدلتا ہے
دل کے اندھیروں میں اک جگنو چمکتا ہے
ذرا ٹھہر جا
ذرا ٹھہر جا کہ زندگی اپنا مفہوم پاتی ہے
موت اپنے آپ کو سرنگوں پاتی ہے
جذبات میں اک یوریش آتی ہے
دل میں دھنک اترتی ہے
لفظوں کا چیر بن بناتی ہے
ذرا ٹھہر جا
ذرا ٹھہر جا کہ تجھ سے منسوب کامرانیوں کے در ہیں
فضا میں بو جھل پن بھی کم ہے
ہوا میں بھی نئے سرگم ہیں
بھورے کی سرگوشی پھول کی رنگت میں گم ہے
ذرا ٹھہر جا
ذرا ٹھہر جا کہ تو میں دیکھتا جا
کہ تیرے بعد زندگی کی آخری ہچکی
سانسوں کی روانی کا پیغام دیتی ہے
مگر موت کی ڈور تھام لیتی ہے
جب تو نہیں ہوتا
تو کچھ نہیں ہوتا
اے امید کے گلشن
ذرا ٹھہر جا

بزم ادب - کراچی

سبزیاں ہماری معالج

قرۃ العین عامر، نار تھ ناظم آباد

اللہ جل شانہ نے جہاں انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا ہے وہی اپنی مخلوق کے لئے اس دنیا کی لاتعداد رنگینوں، رعنائیوں اور نعمتوں کا گوارہ بنا دیا انسان کو اپنی تمام مخلوقات سے زیادہ علم و شعور اور ادراک و آگاہی سے نواز کر اللہ تعالیٰ نے اسے جسمانی نشوونما، ذہنی و شعوری فراغت اور آسائش و لذت بھی خلق فرمادیئے۔

اگر ہم صرف اشیائے خوردنی کی اہمیت اور افادیت پر غور کریں تو یہ حقیقت کھلتی ہے کہ خداوند کریم نے ان میں کوئی سی ایسی چیز نہیں بنائی جو ہماری صحت و شفاء کے لئے مضر ہو موجودہ علمی و تہذیبی ارتقاء کے دور میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہر سبزی اپنے اندر صحت بخشی کے دیکراں خزانے لئے ہوئے ہے مندرجہ ذیل سبزیوں میں جدید تحقیقات سے ایسے اجزا معلوم ہوئے ہیں جو نا صرف صحت کو برقرار رکھنے اور جسم کی نشوونما کے لئے ضروری ہیں بلکہ بہت سی بیماریوں کا علاج بھی ہیں۔

پیاز (ONION)

پیاز اگرچہ ایک معمولی چیز ہے اور ہر جگہ باسانی دستیاب ہوتی ہیں مگر فوائد کے اعتبار سے بڑی عمدہ چیز ہے دنیا کے مشہور حکیم پاتھاگوراس (Pythagorus) میں نے اس کے فوائد پر ایک کتاب لکھی ہے اطالیہ کا مشہور بادشاہ نیر و اپنی آواز کو شیریں بنانے کے لئے سال کے بارہوں مہینے پیاز کھایا کرتا تھا مصر کے لوگ اس کی افادیت کے پیش نظر اسے پوجا کی ایک چیز خیال کرتے ہیں زمانہ وسطیٰ میں لوگ وبائی امراض کے مریضوں کے پاس جانے سے پہلے ہاتھوں میں اچھی طرح پیاز کا رس ملا کرتے تھے تاکہ بیماری نہ لگ جائے اگر بھریا چھو کاٹ کھائے تو پیاز کا رس فوراً لگدینے سے درد رفع ہو جاتا ہے یہ امراض چشم کو مفید ہے پیاز کے اوپر نمک ڈال کر کھانے سے بچکی آتا ہے ہو جاتی ہے پیاز کو گھوٹ کر گلے پر لگانے سے خناق، گلا سوج جانا، گلے کے درد کو آرام ہو جاتا ہے۔

ادرک (Ginger)

ادرک معدہ اور انتڑیوں کے امراض میں بہت مفید ہے بھوک لگاتی ہے دماغ کو تیز کرتی ہے درد کمر، گھٹیا

اور جسم کے مختلف حصوں میں درد کا ہونا وغیرہ اس کے لئے بہت مفید ہے اور ک کارس اور شہد ملا کر چاٹنے سے کھانسی اور زکام دور ہو جاتا ہے سردیوں میں اس کو استعمال کرتے رہنے سے جسم میں ضروری گرمی و طاقت قائم رہتی ہے غضب کی بھوک لگتی ہے۔

آلو (Potato)

آلو دنیا کی سب سے زیادہ کاشت ہونے والی سبزی ہے آلوؤں پر جدید تحقیقات کے بعد ڈاکٹر ہنڈی ڈے آلوؤں کو پتھری کے لئے مفید مانتے ہیں۔ ڈاکٹر کیڈنگ کی رائے ہے کہ آلو گھٹیا کے مریضوں کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ آلو کالیپ جلے ہوئے مقام پر کرنے سے درد و جلن میں آرام آجاتا ہے آلو ہضم ہو جائے تو انسان کا وزن بڑھاتا ہے۔ ہرے آلو میں زہریلے الکلائڈز ہوتے ہیں انہیں کھانا مضر صحت ہے۔

لہسن (Garlic)

لہسن میں کیڑے و جراثیم مارنے کا زبردست وصف ہے سانپ اور بچھو کے زہر میں ایسے مریض کو کھلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے ڈنک کے مقام پر لگانے سے زہر اور داد کو روکتا ہے بلڈ پریشر میں مفید ہے اس کا استعمال کھانسی، پیٹ میں پانی بڑھ جانے کے لئے مفید ہے آواز کو صاف کرتا ہے سردیوں میں اس کو استعمال کرنے سے جسم میں گرمی آجاتی ہے تحقیقات کے بعد یورپ میں لہسن کو دق سل کے لئے استعمال کرتے ہیں لہسن کے باقاعدہ استعمال سے فالج گھٹیا اور لقوہ جیسی خوفناک امراض نہیں ہوتے دانت کے درد اور کیرا لگنے میں لہسن لگانے سے فوراً آرام آجائے گا اور کیرا مر جائے گا چین اور جاپان کے لوگ لہسن اس طرح کھاتے ہیں جس طرح ہم سونف اور چھالیہ۔

لیموں (Lemon)

جسم کی گرمی کو دور کرتا ہے پیاس کو مچھاتا ہے اور زہریلے جانوروں کے ڈنک پر اس کا رس لگانے سے زہر کا اثر دور ہو جاتا ہے دل کی کمزوری کو دور کرتا ہے اس کا اچار بڑھی ہوئی تلی کو ٹھیک کرتا ہے گرمی کے بخار میں مفید ہے ملیریا کے بخار میں لیموں پر پسی ہوئی کالی مرچ اور نمک لگا کر قدرے گرم کر کے مریض کو اس کا رس چوسنے کی ہدایت کریں لیموں کے رس میں دو تین گنا پانی ملا کر ناک میں چڑھانے سے گرمی کی وجہ سے ناک سے خون آنا بند

ہو جاتا ہے مسوڑھوں میں چمک پیدا کرتا ہے بالوں میں لگانے سے استحکام پیدا ہوتا ہے۔

پودینہ (Mint)

پودینہ ایک عام بوٹی ہے جو باآسانی گھروں میں اگائی جاسکتی ہے۔ دسترخوان پر اس کی چٹنی یا سلاد ضرور پیش کی جاتی ہے۔ دراصل اس کی پتیاں جسم سے زہریلے مادے خارج کرنے میں مدد دیتی ہے گرمیوں میں اس کے استعمال سے معدہ میں ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے پانی میں پتیاں لبال کر پینے سے جسم کی گرمی میں کمی ہوتی ہے اور اللیاں بند ہو جاتی ہیں معدہ کے درم کو تحلیل کرتی ہے۔ مستقل استعمال سے وزن میں کمی واقع ہو سکتی ہے اس کی خوشبو دسترخوان کی رونق بڑھادیتی ہے۔ جاپانی پودینے کے استعمال پر بہت زور دیتے ہیں اور اسے اپنی ہر غذا چاہے وہ کوئی سالن ہو یا سوپ یا میٹھی چیز مثلاً آکسریم وغیرہ میں اس کا استعمال لازمی کرتے ہیں یہ ہی وجہ ہے کہ جاپان میں پودینہ بہت مزگا ملتا ہے۔

دھنیا (Coriander)

دھنیا بھی ایک عام سی بوٹی ہے اس کو بھی باآسانی اگایا جاسکتا ہے دسترخوان پر موجود کھانوں میں دھنیا کی خوشبو کھانے والے کی بھوک میں اضافہ کرتی ہے دھنیا سبز اور خشک دونوں حالتوں میں اکسیر ہے دھنیے کا مزاج سرد ہے یہ دل و دماغ کو طاقت و ٹھنڈک پہنچاتا ہے سردی کو رفع کرتا ہے دل کی تیز دھڑکن کو روکتا ہے معدہ کو طاقت دیتا ہے ڈائریا میں اگر دھنیا منہ میں چوستے رہیں تو افاقہ ہوتا ہے جسم کی گرمی کو مارتا ہے ہاتھ پاؤں میں جلن ہو تو دھنیے کے استعمال سے افاقہ ہوتا ہے ہچکیوں کو روکنے کے لئے بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے زیادہ گرمی میں اکثر لوگوں کو نکسیر آنے کی شکایت ہوتی ہے تازہ دھنیا کا رس سونگھنے سے ناک سے خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ دھنیا دماغی کمزوری کو دور کرتا ہے دھنیا سے یونانی طب کی مشہور دوا اطریفیل کشینزی تیار کی جاتی ہے یہ دوا دماغ کو طاقت فراہم کرتی ہے۔ نزلہ، زکام، ہر قسم کا سردی، چکر آنا، کانوں میں درد ان سب کے لئے دھنیے کا استعمال اکسیر ہے دھنیے سے تیل نکالا جاتا ہے اس تیل کو سر میں لگانے سے سردی میں افاقہ ہوتا ہے۔

نماز نہ پڑھنے کی پندرہ سزائیں

آصفیہ کرن، ماخوذ کراچی یونیورسٹی

زندگی میں سزائیں :

- 1 : اللہ اس بندہ پر اپنا رحم و کرم ختم کر دیتا ہے۔
- 2 : اللہ اس بندہ کی دعا قبول نہیں کرتا۔
- 3 : اللہ اس بندہ کے چہرے سے نور ختم کر دیتا ہے۔
- 4 : اللہ کی دوسری تمام مخلوق اس بندہ کو پسند نہیں کرتی۔
- 5 : اللہ اس بندے کے اچھے کام اور اعمال کا اجر و ثواب نہیں دیتا۔
- 6 : اللہ اس بندے کو دوسروں کی دعاؤں میں شریک نہیں کرتا۔

مرتے وقت کی سزائیں :

- 7 : اس بندے کے موت علم ناک ہوتی ہے۔
- 8 : وہ بندے بھوکا سوتا ہے۔
- 9 : وہ بندہ پیاسا مرتا ہے خواہ وہ سمندر کا سمندر پی جائے۔

قبر کی سزائیں :

- 10 : اللہ اس کی قبر کو اس طرح دباتا ہے کہ اس بندے کی سینے کی پھلیاں آپس میں مل جاتی ہیں۔
- 11 : اللہ اس بندہ کو جہنم کی آگ میں ایندھن کی طرح جھونک دے گا۔
- 12 : اللہ اس پر ایک اڑدھا سانپ چھوڑ دے گا جو اس کو فجر سے ظہر تک فجر ترک کرنے پر اور ظہر سے عصر، ظہر ترک کرنے پر اور، عصر سے مغرب مغرب ترک کرنے پر، مغرب سے عشاء تک عشاء ترک کرنے

پر، اور عشاء سے فجر تک عشاء ترک کرنے پر ڈستار ہے گا۔ اور اس سانپ کا ایک ڈنگ زمین میں 70 فٹ گہرا گڑھا کر دیگا۔

13 : اللہ اس بندے کو اس کے ساتھیوں کے ساتھ جہنم میں جھونک دے گا۔

قیامت کے دن کی سزائیں :

14 : اس دن وہ لوگ بہت پریشان ہونگے۔

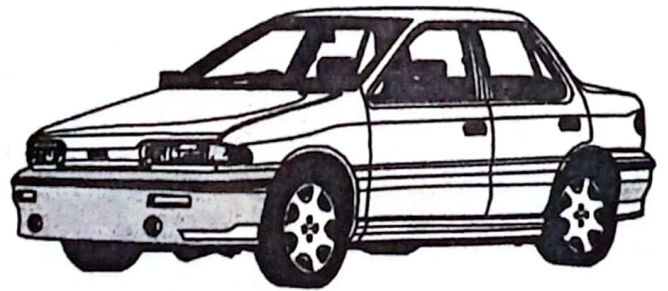
15 : اور اس دن اللہ بہت سختی کے ساتھ حکم کر دیگا کہ ان تمام لوگوں کو جہنم میں پھینک دو۔

ذرا سوچئے! کیا ہم نماز باقاعدگی سے پڑھتے ہیں اور اگر نہیں پڑھتے تو کیا ہم اوپر بتائی گئی کسی ایک سزا کو بھی برداشت کرنے کی طاقت رکھتے ہیں جبکہ آنے والی زندگی لامحدود ہے۔ تو آئیے آج ہم اللہ سے سچے دل سے نوبہ کر کے یہ عہد کریں کہ ہم نماز کو ہمیشہ اچھی طرح اور باقاعدگی سے ادا کریں گے۔ اللہ مجھے اور آپ کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

CHASSIS MOTORS

Deals in four wheels

*Walk in
&
Drive your
Comfort Car*



Saleem Ahmed

713, Shaheen Tower, New M.A. Jinnah Road, Karachi.

Tel: 4916044, 4912355, 4916066, MOBILE# 0303 - 7268888

Timing : 6 - 9

حیوانوں کے دماغ کنٹرول کرنے کے تجربات

ثمینہ متین، نار تھ ناظم آباد

اب جنگ میں کتے، چوہے اور لال بیگ بھی استعمال کئے جائیں گے۔ ملٹری سائنس داں کمپیوٹر کی ایسی ٹیکنالوجی کو ترقی دے رہے ہیں جسے وہ جانوں کے دماغ میں پیوست کریں گے اور ان جانوروں کو الیکٹرانک کے ذریعے کنٹرول کر کے بطور سپاہی استعمال کیا جائے گا یہ سپاہی ایسے راستوں کو بھی تلاش کر سکیں گے جو آلودہ ہیں اور جہاں انسان داخل نہیں ہو سکتے۔ یہ جانور ایسے لوگوں کو بھی تلاش کر سکیں گے جو منہدم عمارتوں کے نیچے دب گئے ہیں۔

یہ جانور ایڈوانس فوجیوں کے طور پر کام کر کے دشمن کے مورچوں اور بارودی سرنگوں کا پتہ بھی چلا سکتے ہیں جب کہ کنٹرولر سے ان جانوروں کے دماغوں میں لگائے جانے والا آلات کے ذریعے ان کی حرکات و سکنات پر نظر رکھ سکیں گے۔ ان کے جسموں میں لگے ہوئے کیمرے اور دوسرے آلات معلومات کو واپس بھی بھیجیں گے۔

واشنگٹن نیول ریسرچ لیبارٹری میں سائنسدانوں کی ایک ٹیم مائیکرو چپس پر دماغ کے خلیے پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے جس کے ذریعے ایسے آلات تیار کئے جائیں گے جو اعصابی گیسوں کا پتہ لگا سکیں گے۔ یہ تحقیق ڈاکٹر جوئل شمر اور ان کا ”مائیگیو لرسائنس اینڈ انجینئرنگ“ گروپ انجام دے رہا ہے۔ الیکٹرانک کے ذریعے کنٹرول کئے گئے جانوروں کو پیدا کرنے کے بارے میں حال ہی میں اس لیبارٹری کے ایک ڈائریکٹر نے یہ انکشاف کیا ہے کہ اگر ایک بار اس ٹیکنالوجی (نیورون کو مائیکرو چپس سے جوڑنا) کو ثابت کر دیا گیا تو پھر زندہ مخلوق کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔“

یورپ اور امریکا میں چند دوسری ٹیمیں بھی نیورون کو مائیکرو چپ سے جوڑنے میں کامیاب ہو گئی ہیں جب کہ ایک جاپانی ٹیم لال بیگ کی ٹانگ میں جلی کے سگنل کے ذریعے عضلات میں حرکت پیدا کرنے میں کامیاب ہو چکی ہے، عنقریب متعدد بار کے ٹیسٹ سے یہ بھی پتا لگا لیا جائے گا کہ دماغ کے کون سے حصے کو متحرک کیا جاسکتا ہے ریڈنگ یونیورسٹی کے سائبر نیٹ شعبے کے سربراہ کیون واروک کہتے ہیں کہ عین ممکن ہے کہ ہم کسی جانور کی حرکات کو ریموٹ کے ذریعے کنٹرول کرنے کامیاب ہو جائیں اس کے علاوہ چوہوں کے ذریعے ایسی فیکٹریوں کے

نقصان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جہاں مہماری کی گئی ہو کیونکہ ان کی وہاں موجودگی کسی کے شک کا باعث بھی نہیں ہوگی۔ پھر میدان جنگ میں زخمیوں کو تلاش کرنے کے لئے کتوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے اور لال بیگوں کے ذریعے دشمن کی فوجی تنصیبات پر سراغ رسانی کے آلات رکھے جاسکتے ہیں۔ جنگ میں جانوروں کا استعمال نیا نظریہ نہیں ہے۔ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ پہلی جنگ عظیم میں تقریباً 80 لاکھ گھوڑے مارے گئے جب کہ گھوڑوں کو بہادری کا انعام ”ڈکن“ بھی دیا گیا۔ جو دکٹوریہ کر اس کے برابر ہوتا ہے، اسی طرح یہ انعام کتوں، کبوتروں اور بلیوں کو بھی دیا گیا۔ لیکن جانوروں کو استعمال ہمیشہ سود مند ثابت نہیں ہوا۔ کیونکہ دوسری جنگ عظیم میں چمگاڑوں کی ٹانگوں سے خفیہ آلات لگائے گئے اور انہیں جہاز میں لے جا کر جرمنی کے اوپر چھوڑا گیا تو بجائے اس کے کہ چمگاڑیں اڑ کر گھروں اور عمارتوں میں جاتیں 12000 فٹ کی بلندی پر ٹھٹھر کے جم گئیں اور سیدھی زمین پر آگریں۔ ایک اور واقعہ میں پرندوں کو پیری اسکوپ پر بیٹھنے کی تربیت دی گئی تھی تاکہ نیوی کے توپچیوں کو سب میرین کا پتہ چل سکے اور ان پر گولہ باری کی جاسکے مگر جب پرندوں کو چھوڑا گیا تو وہ ادھر ادھر اڑ گئے اور یہ منصوبہ ناکام ہو گیا۔

TEL # 631-8002



TAJ BOOK CENTRE

گفت آئٹم، فیبرک کلر، گلاس کلر
قرآن مجید

BOOK SELLERS, STATIONERS &
GENERAL ORDER SUPPLIERS

A-5, MEENA BAZAR, KARIMABAD, KARACHI.

مغرب کی تہذیبی یلغار

شمالیہ عمران، کارساز

کسی بھی ملک و قوم کی تباہی و بربادی کی ابتداء اس وقت ہوتی ہے جب اس کے نظریات و عقائد متزلزل ہونے لگیں اور وہ قومیں روبہ زوال ہونے لگتی ہیں۔

مغربی یا الیکٹرانک میڈیا کی ثقافتی یلغار ہمارے ملک کو بھی اسی صورتحال سے دوچار کر رہی ہے لہذا ہمارے ملک کی بنیادیں جو کہ اسلام کے نام پر رکھی گئی تھیں کھوکھلی ہوتی جا رہی ہیں ہمارے بزرگوں نے اس ملک کو تعمیر کرنے کیلئے ایک ایک اینٹ کو اپنے خون سے دھو کر رکھا تھا اور امید کی تھی کہ قوم بھی ملک کی عمارت کو تعمیر کرنے کیلئے اتحاد، یقین محکم اور نظم و ضبط کے اصولوں کو مد نظر رکھے گی لیکن بد قسمتی سے کچھ بد خواہوں خاص طور پر مغرب اپنے ناپاک عزائم سے باز نہیں آیا جس طرح ماضی میں مغرب نے تجارت کے بہانے برصغیر میں داخل ہو کر پورے برصغیر پر قبضہ جمایا تھا اسی طرح اب وہ اپنے میڈیا خاص طور پر الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے تمام اسلامی ممالک کے نظریات و عقائد پر اپنا قبضہ جما کر ان پر حکومت کرنا چاہتا ہے۔

ہمارا ملک ایک اسلامی ملک ہے لیکن ہماری عوام اور ارباب اختیار سیاسی رہنما ہمارے کامل دین کے بہترین اصولوں کو یکسر فراموش کر چکے ہیں۔ الیکٹرانک میڈیا کی ترقی بے شک ضروری ہے لیکن اس کی یہ شرط ہے کہ ترقی مثبت اور دوسرے نفع پر ہوتا ہم نہ صرف ہمارے ملک بلکہ تقریباً تمام دنیا میں ڈش انٹینا اور سٹیلائٹ کی اجارہ داری قائم ہو گئی ہے اور مغربی لابی کی تو شروع سے یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کے عقائد کو کمزور کر کے ان کو بے راہ روی کی طرف راغب کیا جائے مقام افسوس کہ وہ الیکٹرانک میڈیا کے بل بوتے پر اپنے ان ناپاک عزائم میں کامیاب ہوتے جا رہے ہیں اور ہمارے ملک میں بے راہ روی خاص طور پر نوجوان طبقے کی اخلاقی زیوں حالی اور زوال پذیری اس بات کا منہ بولنا ثبوت ہے کہ آج کا چھ پچھ بھی ڈش انٹینا پر نشر کئے جانے والے مختلف چینلز کے بے ہودہ پروگراموں کو دیکھ کر منفی اور گندی سوچ کا حامل بنتا جا رہا ہے اس بات کا اندازہ ہم ایک ڈش انٹینا سے محفوظ گھرانے کے بچے کی بات چیت سے بخوبی لگا سکتے ہیں یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کبھی ہم نے یہ سوچا کہ اخلاقی تباہی کا انجام کیا ہوگا۔ مغرب نے جہاں چند پہلوؤں سے تو کافی ترقی کی ہے جو کہ مادی ترقی کہلائے گی لیکن اخلاقی زیوں حالی بھی مغرب میں

بے انتہا ہے اور اسی پستی کا شکار ہو کر بڑی بڑی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ جنسی بے راہ روی کے باعث وہاں اللہ کا عذاب ایڈز نازل کیا گیا اور اب جو لوگ اور ممالک مغرب کو اہمیت دیتے ہیں اور ان کی تقلید بھی کرتے ہیں بس وہ بھی اس موزی اور لاعلاج بیماری میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں جبکہ مغرب کے لوگ خود اسلام سے بھد متاثر ہیں اور وہاں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے جس کے باعث مغرب کے ارباب اختیار پریشان ہیں اور وہ اسلام کے خلاف پروپیگنڈے اور مختلف حیلے بہانوں سے اسلام کے پھیلاؤ کو مغرب میں روکنے کی انتھک کوشش کر رہے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جن اصولوں کو ہم مسلمانوں نے ٹھکرادیا ہے مغرب ان کو اعلیٰ و ارفع جان کر اپنا رہے ہیں۔ ہمارا ملک ایک اسلامی مملکت ہے لہذا ہمیں تو ایک مثال ساری دنیا کو دینی پڑے گی اس کیلئے ہم کو ایک پلیٹ فارم عالم اسلام کو دینا ہوگا تاکہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر مغربی لابی کے ناپاک عزائم سے ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں میری ارباب اختیار سے اپیل ہے کہ خداداد بحیثیت ایک مسلمان اور محبت و وطن شہری کے میری پیارے پاکستان کو تباہ و برباد ہونے سے بچا لیجئے اس ملک کو جتنا لوٹا تھا لوٹ لیا اب تو اس کا پیچھا چھوڑ دیں اور اس ملک کے حال پر رحم کریں۔

SHAH

Ph: 4914929

DECORATION SERVICE



نئی اور فینسی کراکری اور شامیانے مناسب
کرائے پر دستیاب ہیں۔
برادری کے افراد کیلئے خاص رعایت



Nadeem-ur-Rehman

Jamshed Road, No. 1, Karachi No. 5

المیہ

ندامنتاب، پاپوش نگر

’ارے یار کیا زبردست پرچا ہوا‘ امر نے اپنے دوست اشعر کو کمرہ امتحان سے باہر نکلتے دیکھ کر کہا۔
’یار تو نے کتنے سوال یاد کئے تھے۔‘ اشعر نے حیرت سے امر سے پوچھا۔

’سوال یاد کئے تھے.... ہا ہا ہا....‘ ارے سوال تو میں نے صرف تین یاد کئے تھے اور اس میں سے ایک بھی نہیں لگا، مگر آفرین ہے ٹیچر پر کہ جب میں نے موزوں اور ٹوپی میں دو یوٹیاں اور پھرے نکالے تو نہ صرف اس نے نظر انداز کیا بلکہ پرچہ حل کرنے میں مدد کی، امر نے چمکتے ہوئے کہا، مگر جب اس نے اشعر کو فکر مند دیکھا تو پوچھے بغیر نہ رہ سکا، اشعر تمہارا پرچہ کیسا ہوا۔‘

اشعر نے پریشانی سے جواب دیا یار ایک ہفتے سے میرے ابو ہسپتال میں داخل ہیں، اس لئے میں امتحان کی تیاری ٹھیک طرح نہیں کر سکا اور پندرہ سوالوں سے زیادہ یاد نہ کر سکا۔ اس میں سے بھی تین سوال تو لگ گئے مگر دو چھٹ گئے۔ اب بڑی پریشانی ہے کہ امتحان میں کیا ہوگا۔ اور ہاں تمہیں پتہ ہے میرے پاس یوٹیاں اور پھرے تو تھے نہیں اب خود ہی سوچ لو کہ میرا پرچہ کیسا ہوا ہوگا۔

بقول شاعر

کسی کو گھر سے نکلتے ہی مل گئی منزل

کوئی ہماری طرح عمر بھر سفر میں رہا

یہ سب پڑھ کر ہم کو یقیناً اشعر کے ساتھ نہایت ہمدردی محسوس ہو رہی ہوگی اور ساتھ ساتھ اس ٹیچر پر غصہ آرہا ہوگا جس نے ایک نااہل طالب علم کو نقل کرا کے ایک حقدار کی نہ صرف ترقی کی راہیں مسدود کر دیں بلکہ اس کا مستقبل بھی تاریک کر دیا۔ افسوس تو اس وقت ہوتا ہے جب ہمارے اپنے بچے امتحان میں نقل کرتے ہیں اور ہم انکے اس عمل کی پردہ پوشی کرتے ہیں۔ اگر کسی طرح پتہ چل جائے تو کہتے ہیں، ارے تو کیا ہوا، سب ہی کرتے ہیں، انہوں نے کر لی تو کونسی قیامت آگئی؟

ایسے حالات میں شاعر نے کیا خوب کہا

پیشانی حیات پہ کچھ ایسے بل پڑے
ہننے کو دل جو چاہا و آنسو نکل پڑے

یہ المیہ ہمارے معاشرے میں دن بدن زور پکڑتا جا رہا ہے کہ لوگ نصاب یاد کرنے اور سمجھنے کے بجائے اپنا قیمتی وقت بوٹیاں اور پھرے بنانے میں خرچ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا مقصد صرف ڈگری کا حصول ہوتا ہے مگر ان کے ذہن عقل و شعور سے خالی ہوتے ہیں۔

اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایسے لوگ جب عملی زندگی میں قدم رکھیں گے تو ملک و قوم کی ترقی میں کیا اپنا کردار ادا کریں گے۔

ایسے افراد پہلے دن سے ہی اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ انکا کوئی چاچا یا ماما انکی سفارش کر دے تاکہ انھیں کوئی اچھی سی نوکری مل جائے۔ ایسے لوگوں کے پاس چونکہ کوئی اہلیت اور تخلیق کی صلاحیت (Sense of Creativity) نہیں ہوتی تو یہ لوگ اپنی ترقی کے لئے غلط ذرائع تلاش کرتے ہیں اور اہل لوگوں کی حق تلفی کرتے ہیں۔ مایوسی اور حق تلفی اہل لوگوں کو دل برداشتہ کر دیتی ہے اور آخر کار وہ تباہ کن راہوں کی طرف گامزن ہو جاتے ہیں۔ اس مسئلے کا تدارک ہم محض زبانی جمع خرچ سے نہیں کر سکتے بلکہ اس کے سدباب کیلئے عملی قدم اپنے گھر سے اٹھانا ہوگا۔ ہم کو اپنے بچوں کو بچپن سے یہ بات ذہن نشین کرانا ہوگی کہ ناجائز ذرائع کا استعمال کرنے سے صرف دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہے اور اس کے کوئی پائیدار نتائج بھی حاصل نہیں ہوتے۔ کسی کی حق تلفی کر کے ہم وقتی فائدہ تو حاصل کر لیں گے مگر روز محشر اللہ کی پکڑ سے نہ بچ سکیں گے۔

آئیں ہم سب مل کر آج یہ عہد کریں کہ ہم پہ چاہے کیسا بھی کڑا وقت کیوں نہ آئے، ہم کسی کی حق تلفی کریں گے اور نہ کسی کو ایسا کرنے دیں گے۔ انشاء اللہ

سینکڑوں ساحل تیرے قدموں میں ہونگے ایک دن
موج کی صورت میں بڑھتا جا کبھی ساحل نہ دیکھ

ہم نہ ہوتے تو کیا ہوتا.....؟

نورین اختر۔ گلبرگ

اس مضمون میں ہم سے مراد ”عورت / خواتین“ ہیں۔ کیونکہ ہم اس صنف سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہذا یہاں ہم مردوں کی شرکت کو ممنوع قرار دیتے ہیں لیکن صرف ان کیلئے جو ہمارے خلاف ہیں البتہ جنہوں نے ہماری تعریف کی ان کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔

مضمون شروع کرنے سے پہلے ایک راز کی بات آپ لوگوں کو بتاتی چلوں تاکہ آپ کو یہ مضمون سمجھنے میں آسانی ہو۔ بقول ہٹلر بے جا تعریف سے عورت خوش تو ہوتی ہے مگر جائز تنقید کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی۔ عورت نے حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے جنم لیا نہ کہ سر سے کہ وہ سر پر چڑھ جائے اور نہ پاؤں سے کہ حقیر تصور کی جائے۔ آج مردوں نے عورت کو جو مقام دیا ہے وہ سمجھ سے باہر ہے۔ البتہ ہمارے شاعر مشرق علاقہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

وجودِ زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز و دروں

ہم نہیں ہوتے تو زمانے کی یہ ڈھنگ نہ ہوتے۔ ہم مانتے ہیں کہ دنیا میں تنازعہ زن، زر، زمین بھی نہ ہوتا۔ مگر مسئلہ تو یہ ہے کہ ہم نہ ہوتے تو ذر اور زمین کہاں ہوتا۔ مردوں پر تو اللہ میاں نے ذر حرام کر دیا۔ باقی رہی زمین تو مرد ہل تو چلاتے مگر گھر نہ بناتے۔ اگر بناتے بھی تو تاج محل نہ بناتے کیونکہ یہ تاج محل بلند و بالا عمارتیں اور دنیا بھر کی خوبصورتیاں آخر ہماری وجہ سے ہی تو ہیں۔

ڈھونڈیں گے لوگ مجھ کو ہر محفل سخن میں
ہر دور کی غزل میں میرا نشان ملے گا

یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم ہیں تو شاعری ہے ہم ہیں تو غزلیں ہیں، ہم ہیں تو مصوری بھی ہے اور ہم ہیں تو موسیقی بھی ہے۔ بقول شیکسپیر

”عورت خوشبو، نغمہ، رقص اور روشنی کا مجموعہ ہے۔“

یہ غلط نہیں کہ کائنات کی تمام تر خوبصورتی عورت کے دم سے ہے۔ عورت اگر بیوی ہے تو شوہر کی خدمت گار، اگر بیٹی ہے والدین کی فرمانبردار، اس طرح اگر بہن ہو تو بھائیوں کی جانثار ہوتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ جنت کا سراغ بھی ماں کے پاؤں تلے ہیں۔

ہمیں یہ کہنے میں کوئی جھجک نہیں کہ ہم نہ ہوتے تو محبت بھی کوئی حقیقت نہ رکھتی کیونکہ یہ خزانہ عورت کے پاس ہوتا ہے جسے وہ ہر رشتے پر قربان کر دیتی ہے لہذا ہم یہ بات وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم نہ ہوتے تو مرد ان محبتوں سے محروم اور تہی دامن ہی رہتے۔

سچ تو یہ ہے کہ ہم نہ ہوتے تو مردوں کے یہ ناز و نخرے بھی نہ ہوتے مردوں کو باورچی خانہ کی ذمہ داری سونپ کر دیکھنے کیا تماشا ہوتا ہے۔ مرد اگر خود پکانے لگ جائیں تو بھوکے رہ جائیں۔ یہ لوگ پیاز کاٹ کر نمناک آنکھوں کے ساتھ آفس پہنچتے تو کہتے کہ دودھ تو چولہے پر ہی رہ گیا ہے۔

ہم نہ ہوتے تو جھوٹ میں ۳۰ فیصد، غیبت میں ۴۰ فیصد، حسد میں ۵۰ فیصد اور فیشن میں ۶۰ فیصد کی واقع ہو جاتی۔ یہ کمی نقصانہ بھی ہو سکتی تھی جسے مردوں کو پورا کرنا پڑتا۔

ہم نہ ہوتے تو کوئی مضمون دلچسپ نہ ہوتا۔ کوئی شاعر نہ ہوتا کوئی مصنف نہ ہوتا اور کوئی مصور نہ ہوتا۔ البتہ کسان یا مزدور ضرور ہوتے۔ غرض عورت پھول ہے جس کے دم سے کائنات کی خوبصورتیاں ہیں۔ عورت خوشبو ہے جس سے فضائیں مہکتی ہیں۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر مرد نہ ہوتے تو کیا ہوتا۔ اگر یہ میں آپ کو بتا دوں تو یقین جانئے کہ میرا یہ مضمون ہرگز شائع نہ ہوتا۔

ہنسنا منع ہے

☆ اس وقت آپ کے جہاز کا پکتان آپ سے مخاطب ہے۔ میں اپنے جہاز کے کریو کی طرف سے برطانوی ایئر لائن 602 پر آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اس وقت ہم 35000 فٹ کی بلندی پر پرواز کرتے ہوئے بحر عرب پر سے گزر رہے ہیں۔

اگر آپ لوگ دائیں جانب والی کھڑکیوں سے باہر دیکھیں گے تو آپ کو دونوں انجنوں میں آگ لگی نظر آئے گی اور بائیں جانب والے مسافر اپنی طرف کی کھڑکیوں سے دیکھیں گے کہ جہاز کا ہڈ گر چکا ہے۔
اگر آپ نیچے کی طرف بحر عرب میں دیکھیں گے تو آپ کو پیلے رنگ کی حفاظتی کشتی نظر آئے گی جس میں تین لوگ سوار ہیں۔ ایک میں آپ کا پکتان، کوپائلٹ اور ایئر ہو سٹس۔ شکر یہ

(آصفیہ کرن، نار تھ ناظم آباد)

☆ آج کل والدین بچوں کو یہ کہہ کر ڈراتے ہیں کہ وہ آیا جن، وہ آیا کتا، یہ آیا بھالو۔ چند برسوں بعد بچے والدین کو یہ کہہ کر ڈرائیں گے کہ وہ آیا جلی کابل، یہ آیا سوئی گیس کابل، یہ آیا ٹیلی فون کابل، وہ آیا پانی کابل۔
(عمیر شاہد، کار ساز)

☆ ایک عورت نے تھانے میں ایف آئی آر درج کرواتے ہوئے کہا کہ تین دن پہلے میرے شوہر آکو خریدنے بازار گئے تھے مگر ابھی تک واپس نہیں آئے۔

تھانے دار نے اطمینان سے جواب دیا، بی بی آپ کوئی اور سبزی کیوں نہیں پکالتیں۔

(ندا شاہد، کار ساز)

☆ ایک انگریز ایک دن منہ کا ذائقہ بدلنے کے لئے ایک چینی ریستورنٹ چلا گیا اسے چینی زبان بالکل ہی آتی تھی۔ ویٹر مینو لیکر آیا تو انگریز کی سمجھ میں کوئی ڈش نہ آئی کہ کیا منگوائے۔ آخر اس نے سب سے آخری ڈش کے نام پر انگلی رکھ کر کہا یہ ڈش پلیٹ میں لے آؤ۔

ویٹر بڑا حیران ہوا اور معذرت سے بولا ”صاحب میں یہ ڈش پلیٹ میں رکھ کر نہیں لاسکتا کیونکہ یہ ڈش نہیں بلکہ ریستورنٹ کی مالکن کا نام ہے۔“

(شہینہ جاوید، ڈیفنس)

☆ ایک آدمی آواز لگا رہا تھا عقل لے لو عقل۔

ایک صاحب بولے، ارے او ٹھیلے والے، مجھے عقل چاہیے۔ ٹھیلے والے نے کہا نکال 10 روپے صاحب نے دس روپے نکال کر دیئے تو ٹھیلے والے نے ایک پڑیا تھما دی۔ وہ صاحب جب کھانے لگے تو دیکھا یہ تو چینی تھی۔

بولے ارے 10 روپے کی اتنی سی چینی۔

ٹھیلے والا بولا، دیکھا کھاتے ہی عقل آگئی۔

(سیرا شنزاد، نار تھ ناظم آباد)

☆ ملازم نے ہندوستان کا ریڈیو اسٹیشن لگا رکھا تھا۔

مالک نے اس سے پوچھا۔ ”تم نے ہندوستان کا اسٹیشن کیوں لگا رکھا ہے؟“

نوکر نے جواب دیا ”جناب میں یہ اسٹیشن اس لئے لگاتا ہوں تاکہ ان کی مجلی زیادہ خرچ ہو۔“

(ارسا سلیم، فیڈرل ملی ایریا)

☆ ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ایک مسافر نے بل دیکھا تو سر پیٹ کر رہ گیا کیونکہ بل اس کی توقع سے بہت

زیادہ تھا، مگر مجبوراً ادا کرنا پڑا۔

مسافر جانے لگا تو منیجر نے پوچھا ”اگر آپ ہوٹل کے بارے میں کوئی مفید مشورہ دے سکیں تو ہم آپ کے

ممنون ہوں گے۔“

مسافر نے جواب دیا۔ ”ہاں آپ نے باہر جو تختی لگا رکھی ہے کہ آپ کوئی چیز بھول کر تو نہیں جا رہے۔ تو

اس کے بجائے یہ لکھوادیں۔ آپ کے پاس کوئی چیز باقی تو نہیں رہ گئی۔“

(سمن جاوید، ڈیفنس)

☆ ایک صاحب نے اپنے دوست سے کہا۔

”میں نے تین شادیاں کیں لیکن میری تینوں بیویاں مر گئیں، تاؤ اب میں کیا کروں؟“

”عورت ذات پر رحم کرو۔“ دوست نے جواب دیا۔

(انوشیا اعجاز، نار تھ ناظم آباد)

☆ بیوی نے شوہر کو چوروں کے ہاتھوں پٹتے دیکھ کر ساتھ والے پڑوسی کو مدد کے لئے پکارا ”بھائی ذرا دوڑ کر آنا میرے شوہر کو چار آدمی پیٹ رہے ہیں۔“ پڑوسی سویا ہوا تھا۔
اس نے ذرا سی آنکھ کھولی اور لیٹے لیٹے بولا۔
”کیا چار آدمی کم ہیں جو مجھے بلارہی ہو۔“

(قرۃ العین، نار تھ ناظم آباد)

☆ ایک جاگیر دار شہر میں اپنے نئے پڑوسی کو مرعوب کرنے کے لئے بتا رہے تھے۔
”اگر میں صبح اپنی کار میں بیٹھ کر اپنی زمینیں دیکھنے نکلوں تو شام ہونے تک میں اپنی آدھی زمینیں بھی نہیں دیکھ پاتا۔“

”چہ چہ“ پڑوسی نے اظہار افسوس کیا کہ ”ہمارے پاس بھی کچھ سال پہلے ایسی ہی کھٹاراکار ہوا کرتی تھی۔
(مہوش نایاب، گلبرگ)

☆ تمہارا بیٹا بے حد بے وقوف ہے۔

دوسرے نے کہا کہ تمہارا بیٹا بے حد بے وقوف ہے
چنانچہ دونوں نے فیصلہ کیا کہ اپنے اپنے بیٹوں کا امتحان لیا جائے۔ دونوں میں سے کون زیادہ بے وقوف ہے۔ پہلے نے اپنے بیٹے کو ایک روپیہ دیا کہ وہ 2000 کی ایک عمدہ کار خرید کر لے آئے۔
دوسرے نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تم دفتر جا کر معلوم کرو کہ مں وہاں ہو کہ نہیں۔ دونوں کے بیٹوں کی راستے میں ملاقات ہو گئی۔ پہلے دوست کے بیٹے نے کہا
”میرے ابو نے مجھے کار لانے کے لئے بھیج دیا ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ کون سے رنگ کی لانی ہے“ دوسرے دوست کے بیٹے نے کہا

”میرے ابو نے مجھے بھیج دیا ہے کہ ان کے دفتر سے معلوم کر کے آؤں کہ وہ وہاں ہیں کہ نہیں۔ جبکہ ٹیلیفون سامنے رکھا تھا۔ فون کر کے خود پوچھ لیتے۔ -

(مہوش نایاب، گلبرگ)

معاونین تحائف

مجلس منتظمہ بزم ادب مندرجہ ذیل افراد کا تمہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے بچوں کے تحائف کے لئے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔

متین اسٹیشنرز

3 مراد خان روڈ میریٹ روڈ کراچی۔ فون: 2435952

رضوان اسٹیشنرز

چھانٹی لائن میریٹ روڈ کراچی۔ فون: 2430775 - 2440459

تسلیم اینڈ کمپنی اسٹیشنرز

شاپ نمبر 9 حسین سینٹر، میریٹ روڈ کراچی۔ فون: 2415636 - 2420342

فیشن گارمنٹس

شاپ نمبر 11 منصور مارکیٹ، حیدری کراچی۔ فون: 6642202

تاج بک سینٹر

مینابازار کریم آباد کراچی۔

بابا آسکریم

شاپ نمبر A-10 ٹی اینڈ ٹی فلیٹس، شادمان ٹاؤن نمبر 2 کراچی۔ فون: 642815